رجسٹرڈ ایل نمبر

THE AL FAZL QADIAN

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | ... کے لئے آسمان پر ... ہے

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر۔ غلام نبی ۔ اسسٹنٹ۔ مہر محمد

نمبر ۹۹	مورخہ ۱۹ رجون سنہ ۱۹۲۲ء	یوم پنجشنبہ	مطابق ۲۲ رشوال سنہ ۱۳۴۰ھ	جلد ۹

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح۔ اخبار احمدیہ
مسلمانوں کے اتفاق و اتحاد کی ایک ہی سبیل
دولت افغانیہ ترقی کے میدان میں
اچھوت اقوام کی اصلاح
فسخ نکاح کیلئے ارتداد } صلا
حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری صہ
غیر مبایع اور بہشتی مقبرہ
کیا مادہ و ارواح ازلی ہیں } صلا
اشتہارات صہ ۹-۱۰
خبریں صہ ۱۱-۱۲

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح معہ خدام جو حضور کے ساتھ ۱۵ رجون گورداسپور گئے تھے۔ ۱۸ رجون کو مغرب کے بعد تشریف لے آئے۔ حضور کے جانے کی وجہ یہ تھی۔ کہ مولوی نواب الدین ستکوہی نے ایک غیر احمدی ساکن اوجلہ کی عورت کا بغیر طلاق کے اپنے ساتھ نکاح کر لیا تھا جس پر اس شخص نے عدالت میں اسپر مقدمہ دائر کیا ہے۔ مولوی نواب الدین نے منجملہ اور وجوہ کے ایک یہ بات بھی جواب دعوے میں کہی۔ کہ یہ شخص احمدی ہے۔ اور احمدی بمطابق فتویٰ غیر احمدیوں کے کافر ہیں۔ اور غیر احمدی عورت احمدی کے نکاح میں نہیں رہ سکتی۔ اسلئے میرا نکاح خلاف شریعت نہیں۔ اس شخص کو احمدی ثابت کرنے کے لئے مولوی مذکور نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کو اپنی طرف سے گواہ لکھوایا تھا۔

۱۶ رتاریخ کو حضور کی گواہی ہوئی۔ جسمیں حضور نے بتایا کہ احمدی مسلمان ہیں۔ اور غیر احمدی کافر۔ اور غیر احمدی عورت احمدی کے نکاح میں رہ سکتی ہے۔ مدعی کو میں نے پہلے نہیں دیکھا۔ اس کے باپ کو آج دیکھا ہے۔ پہلے دیکھا ہو۔ تو مجھے یاد نہیں کہ ہزارہا لوگ ملتے ہیں۔ مگر مدعی کے باپ کی باتوں سے میں قیاس کرتا ہوں کہ وہ احمدی ہے۔

گورداسپور کی اور گرد کی جماعتوں کے بعض احباب حضور کی آمد کی اطلاع سنکر آگئے تھے۔ حضور کا قیام ملک مولا بخش صاحب احمدی کے مکان پر تھا۔ یہیں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح نے پڑھی۔ تین شخصوں نے بیعت کی۔ جن کے نام حسب ذیل ہیں:۔

(۱) علی محمد اوجلہ (۲) پیر بخش اوجلہ (۳) غلام محمد اوجلہ

اخبار احمدیہ

۱۵ رجون تک چندہ خاص کی کل آمد

۱۴ رجون تک جو آمد ہوئی۔ ۱۲ر-۹۱-۲۶۸ ہے۔ اس میں بعض حلقے بعض پر سبقت لے گئے ہیں۔ چنانچہ ذیل کے نقشہ میں نمبر حالی و نمبر سابق کے فرق سے احباب اپنے اپنے حلقوں کی ترقی یا تنزل ملاحظہ فرمائینگے۔ اسوقت فیروزپور قادیان کے بعد اول نمبر پر ہے۔ اور بیرونی ممالک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چھوڑ کر منٹگمری - ملتان - سندھ سب سے آخر۔

نمبر شمار	نمبر حلقہ	نام حلقہ	کل آمد ۱۹ اپریل سے ۱۵ جون تک
۱	۱	قادیان مع گورداسپور	۵۸۲۲-۱۳-۹
۲	۳	فیروزپور	۲۹۷۴-۱-۰
۳	۲	بنگال - بہار - اڑیسہ	۲۴۷۲-۰-۰
۴	۴	دکن	۱۹۱۳-۰-۰
۵	۵	پٹیالہ - انبالہ	۱۵۹۸-۵-۳
۶	۷	ہندوستان	۱۵۲۷-۱۴-۶
۷	۸	سرحد	۱۴۷۵-۸-۰
۸	۶	لاہور	۱۴۳۴-۰-۰
۹	۱۰	راولپنڈی - کشمیر - ہزارہ	۱۰۱۳-۳-۰
۱۰	۹	کیمبل پور - بلوچستان ڈیرہ غازیخان	۹۹۷-۳-۰
۱۱	۱۳	سیالکوٹ - امرتسر	۹۳۴-۱۲-۰
۱۲	۱۸	گوجرانوالہ و شیخوپورہ	۸۹۶-۱۰-۰
۱۳	۱۱	دہلی - شملہ - حصار	۸۰۰-۰-۰
۱۴	۱۵	شاہ پور	۶۵۰-۴-۰
۱۵	۱۲	ہوشیارپور - جالندھر - لدھیانہ	۶۳۷-۵-۰
۱۶	۱۷	گجرات	۵۴۶-۱۵-۰
۱۷	۱۴	لائل پور - جھنگ	۵۲۴-۱۱-۶
۱۸	۱۶	منٹگمری - ملتان - سندھ	۳۹۷-۲-۰
۱۹	-	بیرونی ممالک	۷۵-۰-۰
		کل میزان	۲۶۸۹۱-۱۴-۰

ناظر بیت المال - قادیان

عازمان حج کو اطلاع

حسب ذیل کمپنیوں کے جہازات مندرجہ تحت تواریخ میں جدہ کے لئے روانہ ہونگے۔ کرایہ جات بھی ان کے مقابل میں درج ہیں۔ مزید معلومات کے لئے سکرٹری انجمن احمدیہ بمبئی کو حسب ذیل پتہ سے لکھیں۔ چوہدری سردار خان صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ - میمن بلڈنگ - متصل پارسی پنچایت پوسٹ نمبر ۸ - بمبئی

نام کمپنی - پرشین گلف اسٹیم نیویگیشن کمپنی اسلامیہ

نام جہاز معہ وقت روانگی - نام معلوم نہیں - ہر پندرہ روزہ اور بوقت ضرورت پیشتر روانہ ہوتے رہتے ہیں

۸ جون کو ایک جہاز گیا ہے۔ ضیائی ۲۱ جون کو روانہ ہوگا۔ کرایہ اول یک طرفہ بغیر خوراک ۳۳۵ روپے

کرایہ دوم - یک طرفہ بغیر خوراک ۲۹۰ روپے۔

کرایہ سیلون - یک طرفہ بغیر خوراک ۲۱۵ روپے

کرایہ ڈیک - یک طرفہ بغیر خوراک ۹۰ روپے

نام کمپنی - بمبئی پرشیا اسٹیم نیویگیشن کمپنی - ٹرنر ماریسن اینڈ کمپنی مینجنگ ایجنٹ نمبر ۴۰ چرچ گیٹ اسٹریٹ فورٹ بمبئی۔

روانگی کا وقت - جہاز اکبر ۲۳ جون - ہر آٹھویں روز جہاز جاتا ہے۔

کرایہ اول آمد و رفت بلا خوراک	۵۵۰	روپے
کرایہ دوم " " "	۴۵۰	" "
کرایہ سیلون " " "	۳۵۰	" "
کرایہ ڈیک " " "	۱۶۵	" "
کرایہ اول یک طرفہ بلا خوراک	۳۷۵	" "
کرایہ دوم " " "	۲۹۰	" "
کرایہ سیلون " " "	۲۲۵	" "
کرایہ ڈیک " " "	۱۰۰	" "

امرتسر کے ایک نو احمدی

بخدمت جناب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ کچھ مدت سے بندہ آپ کے سلسلہ کی کتابیں پڑھتا رہا۔ اور اس کے مقابل میں مخالفین کی تصنیف پر بھی نظر ڈالتا رہا۔ لیکن اب آخر بندہ اس نتیجہ پر پہنچا ہے۔ کہ درحقیقت حضرت مسیح موعود اپنے تمام دعاوی میں صادق تھے۔ اور آپ مامور من اللہ تھے۔ اسلئے بندہ معہ اپنی اہلیہ کے آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔ اور اپنے پچھلے گناہوں سے توبہ کرتے ہیں۔ اور آئندہ حتی المقدور گناہوں سے بچنے کی کوشش کرینگے۔ دین کو دنیا پر مقدم سمجھیں گے۔ نماز باقاعدہ ادا کرنے کی کوشش کرینگے اور اسلام کے دیگر مسائل کو بھی پورا کرنے کی کوشش کرینگے

حکیم عبد الحق ایم ۔ ایس ۔ بی ۔ ایچ مالک شفاخانہ جامع صحت امرتسر

قبول احمدیت

اشخاص ذیل سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں

(۱) میاں محمد اسمٰعیل صاحب کشمیری سکنہ ترسکہ ضلع سیالکوٹ

(۲) میاں بڈھا صاحب " " " " " "

(۳) خلیفہ غلام غوث صاحب " " " " "

(۴) خلیفہ غلام حیدر صاحب " " " " "

خاکسار عبد العزیز احمدی - ہیڈ ماسٹر مڈل سکول ستراہ

انجمن احمدیہ بغداد کا چندہ خاص

خاص چندہ کی تحریک الفضل میں پڑھکر صوفی عبد الرحیم صاحب امیر جماعت احمدیہ بغداد نے ایک پُرجوش تحریک خطبہ عید میں فرمائی۔ تو ۸-۲-۱۷۵ روپے کا وعدہ احباب نے کیا۔ جو انشاء اللہ دو ماہ میں ادا کیا جائیگا۔ بعض احباب ابھی تک اس میں شامل نہیں ہوئے ان کی شمولیت سے چندہ انشاء اللہ اور بھی بڑھ جائیگا۔

کمترین جعفر صادق احمدی - بغداد

قادیان کے دو یکہ بانوں کے متعلق اعلان

ڈگی اور فیجان یکہ بان قادیان کی نسبت شکایت پہنچی ہے کہ وہ سواریوں کو دق کرتے ہیں۔ اس احتیاط کی غرض سے کہ مبادا آئندہ کسی اور احمدی سواری کو یہ دونوں یکہ بان تکلیف دیں۔ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ احمدی آئندہ ان کی ٹمٹم یا یکہ پر قادیان اور بٹالہ کا سفر ہرگز نہ کریں۔ اگر کسی دوست نے ان کی ٹمٹم یا یکہ پر آئندہ سفر کیا۔ اور کوئی برا نتیجہ پیدا ہوا۔ تو اسکی کسی شکایت پر امور عامہ توجہ نہ کر سکیگا۔

فیجان و ڈگی کا پتہ اگر کسی کو معلوم نہ ہو۔ تو منشی عبد اللہ خان صاحب سے جو احمدیہ مہمان خانہ کے انتظم ہیں۔ دریافت کر سکتے ہیں۔

ناظر امور عامہ قادیان

اعلان نکاح

منشی گوہر علی صاحب احمدی پٹواری نہر ضلع ملتان۔ ساکن کوٹلہ افغانان تحصیل شکرگڑھ ضلع گورداسپور کا نکاح ہمشیرہ آمنہ بی بی ہمشیرہ میاں عبد العزیز صاحب احمدی فیروزپور سے مبلغ پانصد روپیہ مہر پر مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۲۳ء کو بعد نماز ظہر مولوی سرور شاہ صاحب نے پڑھا (۲) میاں محمد رمضان المعروف جان ولد میاں احمد الدین المعروف لبھو پہلوان امرتسری کا نکاح غلام جنت بنت میاں علی محمد ولد میاں محمد امین صاحب لاہوری سے مبلغ پانصد روپیہ مہر پر بتاریخ ۴ جون ۱۹۲۳ء کو جناب مفتی محمد صادق صاحب نے پڑھا ۔ ناظر امور عامہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

575

الفضل
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قادیان دارالامان - ۱۹ جون ۱۹۲۲ء

مسلمانوں کے اتفاق و اتحاد کی ایک ہی سبیل

"وکیل" مطبوعہ ۸ جون میں ایک فاضل مسلمان کے قلم سے ایک مضمون چھپا ہے۔ جس میں مسلمانوں کے موجودہ شقاق پر افسوس کا اظہار ہے۔ اور مختلف آیات لکھ کر یہ بتایا گیا ہے کہ انہیں فرقہ آرائی کی زنجیروں سے نکل کر ایک ہو جانا چاہیئے ۔

"وکیل" اس قسم کا وعظ علے العموم کرتا رہتا ہے۔ گو عملی طور سے خود اس خلیج کو اور بھی وسیع کرنے میں اپنے بھائی بندوں سے پیچھے نہیں رہنا چاہتا۔ اس مضمون میں تفرقہ و شقاق کا ذمہ دار سیدنا و مولانا حضرت مسیح موعود کو بھی قرار دیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے ہمیں اس مضمون پر نوٹس لینا پڑا۔ خدا تعالیٰ بہت بہت رحمتیں نازل کرے۔ ہمارے مقتدا حضرت مولانا نورالدین پر۔ فرماتے تھے کہ ایک بار ہم نے ایک ایسے مدعی اصلاح کو جو تمام فرقہائے اسلامیہ کو یکساں کہنے۔ اور برا بھلا کہنے کا عادی ہو چکا تھا۔ پوچھا کہ تم جب سب فرقوں کو جہنمی اور گمراہ قرار دے رہے ہو۔ تو ڈیڑھ اینٹ کی مسجد تو تم خود اپنی الگ بنا رہے ہو۔ آخر تمہارے ساتھ کون ہے کیونکہ تم سب کو یہی کہتے ہو۔ کہ وہ فرقہ بندی کرنے والے ہیں۔ اس طرح پر تم نے ان فرقوں میں ایک اور کا اضافہ کیا ہے۔ اگر کہو کہ میں جادہ مستقیم پر ہوں۔ تو یہ دعوی اپنی اپنی جگہ سب فرقوں کو ہے۔ پس لامحالہ جو بھی مقام اصلاح پر کھڑا ہو گا۔ وہ اپنے ہمخیالوں کی ایک الگ جماعت بنائیگا۔ سو وکیل کو بھی غور کرنا چاہیئے کہ کیا وہ بلاتمیز و امتیاز سب فرقہائے اسلامیہ کو کوس کوس کر اس تفرقہ و افتراق میں اضافہ تو نہیں کر رہا۔ کیونکہ اس کے نزدیک صرف وہ خود ہی صراط مستقیم پر ہے۔ باقی سب لڑ جھگڑ رہے ہیں۔ یہ اور بات ہے۔ کہ جب اس کے لئے موقعہ آئے۔ تو وہ ایک چھوٹی سی بات پر اتنا بگڑتا ہے۔ کہ اسلام و کفر اپنے اور بیگانے میں تمیز نہیں کر سکتا۔ اور جوش غیظ و غضب میں اپنے گھر پر ہی حملہ کر دیتا ہے۔ مسلمانوں کے جن فرقوں پر وہ آئے روز تبرا کرتا رہتا ہے۔ ان کے نزدیک اپنے دینی مسائل کی "وکیل" کے اخباری نوٹوں سے زیادہ وقعت ہے۔ اسلیئے وہ اس پر ایک دوسرے سے لئے دئے کرنا اپنا مذہبی فرض جانتے ہیں ۔

باقی رہے ہم۔ سو ہماری کسی کتاب کسی تحریر یا تقریر سے آپ نہیں دکھا سکتے۔ کہ ہم یا ہمارے امام نے کسی فروعی مسئلہ پر کسی کو کافر ٹھہرایا ہو۔ آمین بالجہر اور رفع یدین بسم اللہ جہر وغیرہ مسائل کے متعلق ہمارے امام کا قول فیصل موجود ہے۔ خود ہماری جماعت میں ان مسائل پر مختلف طور پر اپنے اپنے مذاق و تحقیق کے مطابق ایک ہی بستی ایک ہی محلہ ایک ہی گھر ایک ہی مسجد ایک ہی صف میں عملدرآمد ہوتا ہے۔ اور باوجود اس کے سب بھائی بھائی ہیں۔ یہ ثبوت ہے۔ اس بات کا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے مبعوث ہو کر فرقہ آرائی کی زنجیروں کو توڑ دیا۔ اور مختلف فرقہائے اسلامیہ کو ایک جھنڈے کے نیچے جمع کر دیا۔ اور انہیں باہم پھر ویسا ہی بھائی بھائی بنا دیا۔ جیسا کہ وہ صحابہ کرام کے وقت میں تھے ۔

"وکیل" کا خشک وعظ کسی کام نہیں۔ اسے سنۃ اللہ پر غور کر کے وہ طریق سوچنا اور بتانا چاہیئے۔ جس پر سارے فرقے جمع ہو جائیں۔ اور ان کا تفرقہ دور ہو۔ تمام قرآن مجید پڑھ جاؤ۔ تمام اگلے انبیاء کی امتوں کی تاریخ کا مطالعہ کرو۔ حضرت محمد رسول اللہ خاتم النبیین کی بعثت دیکھو۔ تمہیں یہی معلوم ہو گا۔ کہ اختلاف کو دور کرنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ کسی مامور من اللہ کی بعثت ہو اور اس کے ہاتھ پر مختلف العقائد لوگ بیعت کر کے باہم بھائی بھائی بن جائیں۔ ورنہ زبان سے تم ہزار بار کہو۔ ایک ہو جاؤ۔ ایک کتاب کو مانو۔ تفرقہ کبھی نہیں مٹیگا۔ کبھی نہیں مٹیگا۔ چنانچہ گذشتہ تجربہ گواہ ہے پس اتحاد و اتفاق کی ایک ہی سبیل ہے۔ اور وہ یہ کہ تمام مسلمان کہلانے والے وقت کے نبی۔ عہد کے رسول اس صدی کے مجدد کو پہچانیں۔ مانیں اور انکی جماعت میں داخل ہو کر صحابہ کرام والی برکات سے حصہ لیں ۔

بے شک آج ہماری اس بات پر ہنسی اڑائی جاتی ہے اور طعنے بھی دئے جائینگے۔ اور لاہور کے چند افراد کا ذکر بھی آئے گا (جیسا کہ کفر کیشوں نے محمد رسول اللہ کے حق میں بھی کہا کہ اچھا اتفاق پیدا کیا۔ علی و معاویہ میں چند ہی سال بعد لڑائی ہوئی۔ یزید نے نواسہ نبوی کو شہید کر دیا وغیرہ ذالک) مگر آخر یہ بات طوعاً و کرہاً ماننی پڑیگی کہ اتحاد و اتفاق کی یہ ایک ہی سبیل ہے "وکیل" بے شک تیغ تیغ کر کے اپنا حلق پھاڑ لے۔ کچھ نہیں بننے کا۔ کچھ نہیں بننے کا ۔

مرزا غلام احمد ہی وہ شخصیت ہے۔ جس کے قدموں پر گر کر یہ گم گشتہ لعل مل سکتا ہے۔ آپ نے ہرگز کسی کو کافر نہیں بنایا۔ ہاں البتہ ہزاروں کافروں کو کفر سے توبہ کر کے آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ اور جنہوں نے اس نعمت اللہ کا کفر و جحود کیا۔ وہ اپنی زبان سے آپ کافر بنے۔ اور ہمیں بھی ان کے اختیار کئے ہوئے نام سے انکو بلانا پڑا۔ جو لوگ حضرت امام یا ہم خدام پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کو کافر بنانے کے ذمہ دار ہیں۔ اور اس طرح پر تنگ دل ہیں۔ وہ خدارا غور کریں اور بتائیں۔ کہ یہ قانون شریعت کہ ایک نبی کے انکار سے انسان کافر ہو جاتا ہے کیا ہم نے خود وضع کیا ہے۔ یا محمد رسول اللہ نے بزبان وحی آلہی ہم سے بیان کیا۔ اگر یہ قانون اس چودھویں صدی میں ہماری ایجاد ہے۔ تو جو جی میں آئے ہمیں کہو ورنہ جاؤ محمد رسول اللہ کا دامن پکڑو۔ اور ایسے ایسے اعتراض اور تنگدلی کے الزام آپ پر دھرو کہ اپنا گھر جہنم بناتے پھرو۔ آنیوالے مسیح کو نبی اللہ بھی اسی پیارے سرکار نے کہا۔ اور یہ بھی اسی نے ہمیں بتایا کہ ایک نبی کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انکار سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ پس ہم تو نہ تنگدل ہیں۔ اور نہ چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر بنانے والے۔ ہم تو شریعت اسلامیہ کے متبع ہیں۔ اور امی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خادم۔ جو کچھ اس نے فرمایا۔ اسے حق و حکمت سے پُر سمجھتے ہیں اور ؎

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

آپ یہ بحث کر سکتے ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمدؑ مسیح موعود ہیں یا نہیں۔ لیکن مسیح موعود نبی اللہ کے انکار پر جو نتائج مرتب ہوتے ہیں۔ ان کا ذمہ دار ہمیں نہیں ٹھہرا سکتے۔ کیونکہ جو بھی مسیح موعود اور اللہ کا نبی ثابت ہو گا۔ اس کے انکار کا یہی نتیجہ نکلے گا جس کا آپ کو گلہ ہے۔ تعجب ہے کہ آپ لوگ ایک طرف تو ایسے وسیع القلب بنتے ہیں۔ کہ کفر کو بھی اسلام کی حدود میں فراخدلی سے جگہ دیتے ہیں۔ اور دوسری طرف ایسے تنگدل کہ اسلام کے سچے خدمتگذاروں کو خارج از دائرہ اسلام اور گمراہ و دشمن خیر الانام کہنے میں باک نہیں کرتے۔ خدا سمجھ دے۔

(اکمل عفا اللہ عنہ)

دولت افغانیہ ترقی کے میدان میں

فرمانروائے کابل ہز مجسٹی امیر امان اللہ خان کے عہد فرمانروائی میں افغانستان میں جو اصلاحات اور ترقیات ہو رہی ہیں۔ وہ مسلمانوں کے لئے بہت ہی باعث فخر اور خوشی ہیں۔ کیونکہ ان سے دولت افغانیہ کے مستقبل کے متعلق شاندار توقعات کے پورا ہونے اور خوش کن اُمیدوں کے سرسبز ہونے کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ حال ہی میں لنڈن ٹائمس کے خاص نامہ نگار نے افغانستان کا سفر کر کے وہاں کے جو حالات شائع کرائے ہیں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ والئے کابل نے افغانستان میں ترقی کی ایسی رُوح پھونک دی ہے۔ جس سے ہر طرف نمایاں تغیر کے اثرات نظر آ رہے ہیں۔ اور ملک کو ان افغان نوجوانوں سے بڑی بڑی توقعات ہیں۔ جنہیں فنون جدید کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے ہز مجسٹی امیر صاحب نے یورپ بھیجا ہے کیونکہ افغانوں کو اس بات کا پورا یقین ہے۔ کہ ان کا ملک معدنیات سے بھرا ہوا ہے۔ دربار کابل نے فوج کی آراستگی اور اصلاح کی طرف بھی خصوصیت سے توجہ کی ہے۔ اور فوج کی حالت پہلے سے بہت ہی بہتر ہے۔ جو ہر قسم کے جدید آلات حرب سے مسلح ہے۔

موجودہ فرمانروائے افغانستان نے تخت حکومت پر رونق افروز ہوتے ہی جس روشن ضمیری اور ہوشیاری سے اپنے ملک کی ترقی اور مفاد کے لئے سعی اور کوشش فرمائی ہے۔ اس کی نظیر تاریخ کابل میں نہیں ملتی۔ اس کے ساتھ ہی قابل تعریف اور لائق ستائش یہ امر ہے۔ کہ آپ اپنی رعایا کو مذہبی آزادی بھی دے رہے ہیں۔ اور مذہب کے نام سے جو سختیاں کی جا سکتی ہیں۔ ان کا انسداد فرما رہے ہیں۔ ایسے ہی حکمران سے ہر مذہب و ملت کے افراد کو حقیقی وفاداری اور اخلاص پیدا ہو سکتا ہے۔ جو قیام اور استحکام سلطنت کیلئے ایسا ہی ضروری ہے۔ جیسے درخت کے لئے جڑ۔ ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ فرمانروائے کابل کو اپنی رعایا کے دل میں جذبات شکر گذاری پیدا کرنے کے بیش از بیش مواقع عطا فرمائے۔

اچھوت اقوام کی اصلاح

حال میں کانگریس کمیٹی کا جو اجلاس لکھنؤ میں ہوا ہے۔ اس میں اچھوت اقوام کی اصلاح کے متعلق ایک قرارداد منظور کی گئی ہے۔ جس کے مطابق اچھوت قوموں کی حالت کو درست کرنے کے لئے کسی عملی تجویز کو طے کرنے کی خاطر ایک کمیٹی کا تقرر کیا گیا۔ جس میں سوامی شردھانند مسز سروجنی نائیڈو۔ مسٹرز ایل کے یاکیاک اور جی بی دیس پانڈے۔ رکن مقرر کئے گئے۔ اس تجویز کے لئے پانچ لاکھ روپیہ کی رقم کی فراہمی منظور کی گئی۔

اس تجویز کے محرک سوامی شردھانند جی تھے جنہوں نے حال ہی میں اور سب کام چھوڑ چھاڑ کر اچھوتوں کو آریہ بنانے کے لئے کمر ہمت کسنے کا اعلان فرمایا ہے۔ ان کی شخصیت کو مدنظر رکھتے ہوئے نیز اس کام کے لئے جو کمیٹی بنائی گئی ہے۔ اس کے ارکان کے ناموں کو دیکھ کر جن میں ایک بھی مسلمان نہیں۔ کہنا پڑتا ہے۔ کہ اچھوت اقوام کی اصلاح کا صرف یہ مطلب ہے۔ کہ ان کو ہندو بنا لیا جائے۔ ہندو صاحبان اگر کانگریس کو بھی اپنے مذہب کی اشاعت کا ذریعہ بنا رہے ہیں۔ تو یہ ان کی مذہبی لگن کا ثبوت ہے۔ لیکن اگر مسلمان لیڈروں کے مذہبی احساسات ایسے ہی کمزور ہو گئے ہیں۔ کہ وہ اشاعت اسلام کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ تو کیا سیاسی لحاظ سے بھی ان کے لئے یہ امر قابل غور نہیں ہے۔ کہ جب ہندو قریباً تین گنا مسلمانوں سے زیادہ ہونے کے باوجود اپنی تعداد میں اضافہ ضروری سمجھتے ہیں۔ تو مسلمانوں کو اضافہ کی کیوں ضرورت نہیں۔

فسخ نکاح کے لئے ارتداد

اخبار "وکیل" (۱۲ر جون) میں ایک معزز شخص کی طرف سے یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ حیدرآباد دکن کے ایک گاؤں کاچی گوڑہ کے مدرسہ نسواں اردو کی ایک مسلمان معلمہ جو ایک صاحب کی زوجہ اور ایک سہ سالہ لڑکی کی ماں ہے "آریہ" ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ اپنے خاوند سے ناچاقی کے باعث علیحدگی چاہتی ہے۔ چنانچہ اس نے عدالت دارالقضاء بلدہ میں اس بارے میں درخواست بھی دی ہے۔ اگرچہ خاوند سے علیحدگی کی خاطر آریہ بننے کی یہ پہلی مثال ہے۔ لیکن اسی غرض کے لئے عیسائی ہونے کی کئی ایک مثالیں واقع ہو چکی ہیں۔ اور یہ ایک ایسا خطرہ ہے۔ جس کی طرف مسلمانوں کو بہت جلد توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ پنجاب کونسل میں ایک غیر مسلم نے اس بارے میں ریزولیوشن پیش کرنا چاہا تھا۔ جو اس بنا پر رد ہو گیا۔ کہ کسی مسلمان کی طرف سے پیش ہونے پر غور کیا جائیگا۔ لیکن افسوس کہ کسی مسلمان ممبر نے تاحال توجہ نہیں فرمائی۔ جسقدر جلد ہو سکے۔ اس کیلئے ضروری کارروائی ہونی چاہئیے۔ حیدرآباد ایک مسلمان ریاست ہے۔ اسلئے یہ توقع بیجا نہیں کہ وہاں کی کوئی مذہبی عدالت اس بارے میں ایسا فیصلہ نہیں کریگی جو اسلام کے لئے نقصان رساں ہو اور اسلام نے میاں بیوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ڈائری

(۱۸ر مئی ۱۹۲۲ء بعد نماز ظہر)

روزوں میں کام کرنے کا مزا ان ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ جو اہم تصنیف فرما رہے ہیں۔ اس کے ذکر پر فرمایا۔ روزوں میں کام کرنے کا خوب مزا آتا ہے۔ ان میں کھانے پینے کا وقت بچ جاتا ہے۔ جو کام میں حرج ہوتا ہے اگر رمضان نہ ہو۔ تو بار بار کھانے کی اطلاع ملتی ہے۔ کہ کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے۔

ڈلہوزی کا چشمہ فرمایا۔ ڈلہوزی میں ہم نے ایک چشمہ دیکھا جو مختصر ہے۔ اس کے ارد گرد پہاڑ ہیں۔ اور پہاڑوں پر جو درخت ہیں وہ میدان تک بترتیب وار نیچے ہوتے چلے آئے ہیں۔ اس میدان کے درمیان قدرتی چشمہ ہے۔ جو بہت گہرا ہے۔ اس میں ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے جو تیرتا رہتا ہے۔ اس چشمہ کی گہرائی کے متعلق مشہور ہے کہ ایک ہندو جوگی بارہ سال تک اس کے کنارے بیٹھا رہا اور رسی بٹ بٹ کر تیر کے ذریعہ اس میں ڈالتا رہا۔ مگر اس کی گہرائی کا پتہ نہ لگا۔ آخر اس نے کہا کہ دیوی پرمیشور ہے اور اس کے اندر کود کر مر گیا۔ یہ بھی مشہور ہے کہ اس جزیرے کا محافظ ایک سانپ ہے۔ اور اس میں جانا خطرناک ہے۔ وہاں جو مندر بنا ہوا ہے اس میں بہت جوا کھیلا جاتا ہے۔ ہم نے چاہا کہ اس جزیرے پر جائیں اور دیکھیں اس پر ان لوگوں نے بہت روکا اور ڈرایا مگر کسی مسلمان پر ان کے ایسے پرمیشر اور دیوتا سانپ کا کیا اثر ہو سکتا تھا۔ پہلے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب گئے انہوں نے ایک رسہ جزیرے کے کنارے کے سرکنڈے سے باندھ دیا۔ اور اس کو چشمہ کے کنارے پر کھینچ لیا گیا۔ اس کے اوپر جانے کے لئے تختہ باندھ کر کشتی بنائی گئی۔ اور آہستہ آہستہ ہم سب اس جزیرے پر پہنچ گئے۔ اور اس کے متعلق جو منتر کانہ خیالات مشہور تھے ان کے رد کے لئے اسپر اذانیں دلوائیں نہ وہاں کوئی سانپ تھا۔ نہ ہمیں خدا کے فضل سے اسپر جانے سے کوئی تکلیف ہوئی۔ اس کا نام کھجیار ہے۔ دوستوں نے کہا کہ اصل میں "خضراء" اس کا نام ہے جو بگڑ کر کھجیار ہو گیا۔

(۲۰ر مئی ۱۹۲۲ء ظہر)

سود کے متعلق ایک صاحب نے کسی شخص کا سوال پیش کیا۔ کہ وہ کہتا ہے سود کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جو تعلیم دی ہے وہ غلط ہے فرمایا۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ قانون بنایا ہوتا تو آپ پر اعتراض ہوتا۔ یہ قانون تو خدا نے بنایا ہے۔ اس لئے آنحضرت پر اعتراض نہیں ہو سکتا اور اگر یہ قانون انسانی ہوتا تو کہہ دیا جاتا کہ جس نے بنایا ہے۔ اس کے زمانہ کے مطابق تھا۔ موجودہ زمانہ کے خلاف۔ مگر اس میں تو کسی انسان کا دخل نہیں۔

کہا گیا کہ اگر کوئی قرآن شریف کو خدا کا کلام نہ مانتا ہو تو اسے سود کے متعلق کیا کہا جائے۔ فرمایا جو قرآن کریم کو نہیں مانتا وہ زمانہ اور غیر زمانہ کی بحث نہیں کر سکتا وہ اس تعلیم پر بحث کر کے اس کی صداقت اور خوبی کا ثبوت طلب کریگا۔

کیا سود سے قوم ترقی کر سکتی ہے سوال:۔ اگر سود نہ لیا جائے تو قوم کس طرح ترقی کر سکتی ہے۔

فرمایا۔ سود سے ضعیف قوم بجائے ترقی کے گرتی ہے یہ تاریخ کا صاف مسئلہ ہے اور اسلامی حکومتیں تو سود ہی سے گری ہیں۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ طاقتور اقوام نے کمزور اقوام کو سود دینے پر مجبور کیا۔ جس سے وہ ہلاک ہو گئیں۔

ولایت کی تعلیم کے لئے سود سوال:۔ مثلاً ایک شخص ولایت جاتا ہے۔ جہاں سے تعلیم پا کر وہ بڑی تنخواہ حاصل کر سکتا۔ یا اور ذریعہ سے روپیہ کما سکتا ہے۔ لیکن اس کے پاس روپیہ نہیں اگر وہ سود پر روپیہ لے لے۔ تو کیا حرج ہے۔

فرمایا۔ کیا اس کا تعلیم کے لئے ولایت جانا یقینی طور پر اس کے لئے نفع کا موجب ہو گا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ جاتے ہیں۔ ان میں سے بعض کامیاب بھی ہوتے ہیں۔ مگر ساٹھ فیصدی آوارہ ہو جاتے ہیں اور ماں باپ کے لئے مزید اخراجات کا باعث بن جاتے ہیں۔ اس لئے ضروری نہیں۔ کہ ایسا شخص سودی روپیہ لے کر ولایت جائے اس میں یہ بھی خرابی ہے۔ کہ جب لوگ سود پر روپیہ لیکر جاتے ہیں۔ تو چونکہ ان کا ذاتی روپیہ تو ہوتا نہیں اس لئے اس کے ضائع ہونیکا ان کو کوئی درد نہیں ہوتا۔ اگر وہ کامیاب نہ ہوں تو ان کا کوئی نقصان نہیں جس نے اسکو روپیہ دیا۔ وہ ان سے کچھ وصول نہیں کر سکتا۔ کیونکہ ان کے پاس کچھ ہے ہی نہیں۔ ہاں اگر کوئی غریب ہو مگر ہونہار تو اس کی جماعت کو چاہیئے کہ اسکو تعلیم دلائے

کیا یورپ مسلمان ہونے پر سود نہ لینے سے نقصان اٹھائیگا سوال:۔ اگر یورپ والے مسلمان ہو جائیں۔ تو بغیر سود کے ان کی تجارت کیسے چلے گی۔ ان کو تو اس صورت میں بہت نقصان ہو گا۔

فرمایا۔ ان کو کوئی نقصان نہیں ہو گا۔ بلکہ یورپ تو ان سودی قرضوں کی بدولت ہی تباہ ہو رہا ہے۔ میں نے جنگ کے ایام میں ایک لیکچر کے دوران میں بیان کیا تھا کہ اگر سود نہ ہوتا تو موجودہ جنگ نہ ہوتی انگلستان کا یومیہ آٹھ کروڑ روپیہ خرچ ہوتا تھا جو مہینہ میں ڈھائی ارب کے قریب ہوا۔ اس کے لئے انگلستان کی جس قدر سالانہ آمدنی ہے۔ اس سے کہیں زیادہ خرچ ہوتا تھا۔ اور وہ خرچ نہیں ہو سکتا تھا۔ جب تک سودی روپیہ حاصل نہ کیا جاتا۔ کیونکہ علاوہ سلطنت کے معمولی اخراجات کے جنگ کا روزانہ مطالبہ سر پر ہوتا تھا۔ لیکن اب سودی قرضوں کی وجہ سے یورپ پیچ رہا ہے۔ اور حیران ہے کہ ادائیگی کی کیا صورت ہو گی۔ چنانچہ جرمنی میں اب یہ تحریک شروع ہو گئی ہے کہ قرضے معاف کر دیئے جائیں۔ اگر سودی روپیہ حاصل نہ ہو سکتا تو مسٹر گرے کو یہ جرأت نہ ہوتی کہ وہ جنگ کا سوال پیدا کر دیتا۔ سودی قرضہ سے اور بھی [illegible] لوگ سود کے لالچ میں اپنا روپیہ خطر [illegible] دیتے ہیں۔ چنانچہ ولایت میں ایک شخص نے [illegible] ۷۰ فیصدی سود کا [illegible] بہت [illegible] سند روز میں [illegible] جمع ہو گئیں [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی جوئے بازی کرتا تھا۔ چند دن تو اس نے نفع دیا اور پھر گھاٹا پڑا اور دھوکے بازی میں پکڑا گیا۔

سوال:۔ اگر قرض لینے والا ہوشیار ہو تو وہ قرض دہندہ سے نقصان نہیں اٹھا سکتا۔

فرمایا۔ دوسرے کی نادانی سے فائدہ اٹھانا اخلاق سے گری ہوئی بات ہے۔ اسلام اس کی تعلیم نہیں دیتا کہ دوسروں کی ناسمجھی سے فائدہ اٹھایا جائے۔

کیا سود کے ذریعہ کوئی حکومت ترقی کر سکتی ہے

سوال: اگر ایران قرض نہ لے تو وہ کس طرح ترقی کر سکتا ہے؟

فرمایا۔ ایران ہو یا کوئی اور کمزور حکومت کبھی سودی روپیہ کی بناء پر ترقی کی امید نہیں کر سکتی۔ بلکہ اس سے قرض دینے والی حکومت کو ہی فائدہ ہوگا۔ کیونکہ جب وہ روپیہ دیگی۔ تو کچھ شرائط بھی پیش کریگی۔ جن کو قرض لینے والی سلطنت کو اپنی ضرورت کی وجہ سے ماننا پڑیگا۔ مثلاً قرض دینے والی سلطنت پہلے اپنا ایک فائننس کونسلر متعین کریگی۔ جو اپنے مفاد کی کوشش کریگا۔ اور وزیروں کے راستہ میں رکاوٹیں ڈالتا رہیگا چونکہ وزیر با اختیار ہوتے ہیں۔ وہ کبھی ان کونسلروں کی بات نہیں بھی مان سکتے۔ اس وقت ان کے خلاف شکایت کی جائیگی۔ اسی طرح ان کے ایڈوائزر مقرر کر دئے جائینگے پھر ان کی حفاظت کے لئے ایک رجمنٹ مقرر ہوگی۔ اور جب رجمنٹ آگئی اور اس کے سپاہیوں نے کوئی شرارت کی۔ جس پر لوگوں سے لڑائی ہوگئی۔ تو رپورٹ ہونے پر فیصلہ ہوگا۔ کہ ہماری رجمنٹ کے آدمی چونکہ تھوڑے ہونے کی وجہ سے غیر محفوظ ہیں۔ اس لئے ان کی حفاظت کے لئے ایک بٹالین مقرر کی جاتی ہے۔ اور کچھ عرصہ کے بعد کہدیا جائیگا۔ کہ چونکہ انکی فلاں ملک کا فائدہ ہے اس لئے ہم کیوں اس رجمنٹ کا خرچ برداشت کریں۔ اس کا تمام خرچ اس ملک پر ڈالا جاتا ہے۔ اور اس طرح اس ملک کا وہی حال ہو جاتا ہے۔ جو مصر کا ہوا۔ لکھنؤ کی ریاست سود کی بدولت گئی۔ وہاں کے امراء کو سود کا لالچ دیا گیا۔ [illegible] میں انہوں نے روپیہ داخل کر دیا جس کا سود آتا رہا۔ مگر جب انگریزوں نے چڑھائی کی تو امراء کو کہدیا کہ اگر تم اٹھے تو تمہارا روپیہ ضبط ہو جائیگا۔ اس ڈر سے وہ خاموش رہے۔ اور نہایت خاموشی سے بغیر لڑائی کے بادشاہ سلامت پکڑ کر کلکتہ میں پہنچا دئے گئے۔ اور پھر جب سودی روپیہ دیتے ہیں تو تمام کسٹمز پر فوراً قبضہ کر لیتے ہیں اور اپنی درآمد پر کم اور اس ملک کی پیداوار پر زیادہ محصول لگا دیتے ہیں۔ جس سے اس ملک کی تجارت گر جاتی ہے۔ پس یہ خیال غلط ہے۔ کہ تجارت بغیر سود کے چل ہی نہیں سکتی۔ آخر عرب بھی تو تجارت کرتے تھے۔ اور ان میں ہنڈوی کا رواج تھا۔ یا جیسا ایکسچینج ہے سود اور ایکسچینج دو مختلف چیزیں ہیں۔ سود میں انسان صرف نفع کا مالک ہوتا ہے۔ مگر ایکسچینج اور ہنڈوی میں نفع اور نقصان دونوں شامل ہیں۔

زمیندارہ بینکس جو ہیں۔ یہ بھی سود میں داخل ہیں۔ ان کی بجائے کوآپریٹو سوسائٹیز ہوتیں جو ان کے ممبر ہوتے وہی قرض لے سکتے۔ اور بعض اوقات ان سے بیع سلم خریدی جاتیں۔ تو مفید ہوتا۔ اسلام دنیا میں لوگوں کو استاد دولتمند بنانا نہیں چاہتا۔ کہ دوسرے لوگ غریب اور مفلس رہنے پر مجبور رہوں۔ مگر یورپ کے موجودہ طریق کا نتیجہ یہ ہے کہ مفلس حد سے زیادہ مفلس ہیں اور امیر حد سے زیادہ امیر۔

اسلامی شریعت اگر رائج ہو اور اسلام کی حکومت ہو تو جس قدر اعتراضات سود کی وجہ سے اب پیدا ہوتے ہیں۔ وہ سب دور ہو جائیں کیونکہ اسلام صرف سود ہی کو بند نہیں کریگا۔ بلکہ تمام نظام کو تبدیل کر دیگا۔ اور وہ باتیں جو سود کے چھوٹنے کی وجہ سے مشکل اور ناممکن نظر آتی ہیں آسان ہو جائینگی۔

(۲۰ مئی سنہ ۲۲ء عصر)

خوابوں کے متعلق

خوابوں کی تعبیر کے ذکر پر فرمایا۔ اس زمانہ میں خوابوں کی جتنی کثرت بلند ہوتی ہے۔ کسی زمانہ میں نہیں ہوئی۔ بعض دفعہ ایک صریح واقعہ ہوتا ہے اس کی تعبیر پوچھی جاتی ہے۔ مثلاً یہ کہ خدا کا فضل ہوگا۔ اس پر پوچھتے ہیں اسکی تعبیر کیا ہے۔ بعض اضغاث احلام ہوتے ہیں۔ ان میں اور سچی خوابوں میں تمیز نہیں کر سکتے۔ بعض کی خوابیں شیطان کی آمنت کی طرح ہوتی ہیں۔ جو محض بدہضمی کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ ان کی تعبیریں دریافت کرتے ہیں۔ جو خوابیں سچی اور منجانب اللہ ہوتی ہیں۔ وہ مختصر اور اگر لمبی ہوں تو مسلسل ہوتی ہیں۔ مگر بعض خوابیں جنکی تعبیر پوچھی جاتی ہے۔ ایسی ہوتی ہیں کہ میں فلاں جگہ اڑ کر پہنچا۔ وہاں کشتی میں بیٹھ گیا پھر میں نے گھوڑے کو پکڑا وغیرہ یہ پراگندہ خیالات ہوتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ ایسے لوگ خود ہی فیصلہ کریں ہم سے کہلوانا چاہتے ہیں۔ کہ یہ زیادہ کھانے کا نتیجہ ہے بعض باتیں تعبیر طلب نہیں ہوتیں۔ ان کی تعبیر ان کے مطابق کام کرنا ہوتا ہے۔ ان کے متعلق پوچھتے ہیں۔ مثلاً کئی غیر احمدیوں کے خط آتے ہیں۔ کہ ہمیں خواب میں حضرت مرزا صاحب ملے اور ہم نے آپ کی بیعت کر لی۔ اس کی کیا تعبیر ہے۔ اس خواب کی تعبیر اگر احمدی سے پوچھی جائیگی تو وہ یہی کہیگا کہ بیعت کر لو لیکن اگر یہ واقعہ ان کے نزدیک تعبیر طلب ہی ہے تو پھر بجائے احمدی سے اسکی تعبیر پوچھنے کے کسی غیر احمدی سے اسکی تعبیر پوچھنی چاہیے۔ اگر احمدی سے اس خواب کی تعبیر پوچھی جائیگی۔ تو وہ یہی کہیگا کہ تمہیں جو حکم ملا ہے اس کی تعمیل کرو۔

علم التعبیر

شیخ عبدالرحمن صاحب مصری نے دریافت کیا کہ تعبیر کا اصول کیا ہے۔ فرمایا کہ یہ ایک نقلی علم ہے اگر اللہ تعالیٰ نے موقع دے تو تعبیر الرؤیا کے متعلق ایک کتاب لکھنے کا ارادہ ہے۔ پرانی تعبیر کی کتابوں میں بہت اصلاح کی ضرورت ہے۔ ایک شخص نے ایک خواب لکھی جو اس وقت مجھے یاد نہیں۔ مگر اس میں کرسی کا ذکر تھا میں نے اس کو لکھا کہ تمہارا کوئی قریبی رشتہ دار بیمار ہوگا۔ اس شخص نے لکھا کہ میری بیوی بیمار ہو گئی۔ یہ کچھ دیر سے انکشاف ہوتا ہے۔ ظاہر میں پتہ نہیں ہوتا۔ اب خواب کے علم میں معلوم ہوتا ہے کہ مفردات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی بجائے مرکبات کا زیادہ دخل ہوتا ہے۔ آجکل رؤیا مرکب زیادہ ہوتی ہیں۔ ان میں معبر کو مختلف ٹکڑوں سے مختلف نتیجے نکالنے پڑتے ہیں۔ حضرت صاحب فرماتے تھے۔ اور حضرت خلیفہ اول بھی فرماتے تھے کہ اس علم میں اب بہت تغیر ہو گیا ہے

خواب میں عربی بولنا

اتنے میں ایک شخص نے کہا کہ میں نے دیکھا تھا کہ میں عربی زبان میں تقریر کر رہا ہوں۔ فرمایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم تبلیغ کر سکتے ہو۔ عربی کا مطلب یہ ہے کہ تم جو باتیں لوگوں کو کہیگے۔ وہ سمجھ لینگے۔

(پہلے سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا) مد نظر کچھ ہوتا ہے اور دکھایا کچھ اور جاتا ہے۔ مثلاً کسی کو اس کی ترقی مدارج کا علم دینا ہوتا ہے۔ تو اس کو اس کے اُلٹ دکھایا یہ جاتا ہے۔ کہ وہ سُولی پر لٹکایا گیا ہے۔ صلیب پر چڑھانے سے مراد یہ ہوگی۔ کہ اس سے انسان کو جو تکلیف ہوگی اور اس کا جو نقشہ ذہن میں آئیگا۔ وہ نقشہ مطابق ہوگا۔ ان تکالیف کے جو اس کے ترقی پانے سے اس کے حاسدوں کی طرف سے اسکو پہنچیں گی۔ لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ صلیب سے مُراد تباہی ہی ہو۔ مگر اس کے اور اجزا ایسے ہونگے جس سے یہ نتیجہ نکل آئیگا ۔

غیر مبایع اور بہشتی مقبرہ

ایک غیر مبایع کے متعلق ایک صاحب نے سوال کیا۔ کہ آیا وہ مقبرہ بہشتی میں داخل ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اس کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے لکھوایا کہ دلوں کا حال اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ ہمارا کام ظاہر کو دیکھنا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے شرط لگائی ہے۔ کہ وصیت کنندہ ظاہری عیوب سے پاک ہو اور ہمارے نزدیک بیعت سے باہر رہنا گناہ ہے اسلئے غیر مبایع مقبرہ میں نہیں دفن ہو سکتا ۔

(مکتوب امام)

کیا مادہ و ارواح ازلی ہیں؟

(خاص طور پر الفضل کے لیئے لکھا گیا)

(از سوامی آتمانند صاحب شاستری و ابھیتی ودیا واچسپتی مصنف آتم درشن عرف جلوہ حق)

گذشتہ پرچہ میں اس مضمون کی دو دلیلیں بیان ہوئی تھیں۔ اب تیسری دلیل شروع ہوتی ہے :-

دلیل سوم۔ اگر آکاش کو مادہ کا عنصر مان کر اسکو اجزائے لایتجزی (پرمانوؤں) سے مرکب مان کر محض سب اشیائے کو باہر سے گھیرنے والا غیر محدود مانا جائے۔ تو بھی جھگڑا محال ہے۔ کیونکہ اول تو جو شے ایک جگہ ہو اور دوسری جگہ نہ ہو وہ محیط کل اور لامحدود نہیں ہو سکتی ۔

دوم۔ اگر بفرض محال ایسا مان بھی لیا جاوے تو دنیا میں کسی قسم کی حرکت نہ دیکھی جانی چاہیئے۔ کیونکہ جب آکاش کے پرمانو لامحدود جگہ میں محیط ہوئے تو خالی جگہ نہ رہنے سے کوئی شے بھی ہل جل نہیں سکتی۔ کیونکہ حرکت کرنے کے لیئے غیر مادی جگہ کی ضرورت ہے۔ جیسے ایک پچکاری کی ڈاٹ پچکاری کے بھرا رہنے سے دب یا حرکت نہیں کر سکتی۔ اسی طرح غیر محدود جگہ میں مادی آکاش کے اجزائے لایتجزی بھرے رہنے سے حرکت کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ لیکن حرکت دیکھے جانے سے ثابت ہے کہ آکاش کوئی عنصر نہیں ہے۔ صرف چار ہی عناصر ہیں

دلیل چہارم۔ اگر آکاش کو ہمہ جا موجود اور محیط کل مانا جائے۔ تو جیسا کہ میں دلیل نمبر ۲ میں آکاش کو مادی اور پرمانوؤں کو (اجزائے لایتجزی) سے مرکب ثابت کر آیا ہوں ہمہ جا لامحدود آکاش کے پرمانو بھرے ہونے سے باقی اربعہ عناصر کہاں اور کیسے ٹھیر سکتے ہیں کیونکہ بغیر خالی جگہ کے کوئی مادی شے دوسری مادی شے میں ٹھیر نہیں سکتی۔ اور بخیال آریہ سماج کوئی دو یا زیادہ پرمانو ناقابل تقسیم ہونے سے ایک ہی جگہ نہیں گھیر سکتے۔ اسلیئے بھی یا تو آکاش کو عنصر ماننا چھوڑ دو۔ ورنہ باقی چار عناصر کی فنا و حدوث منظور کرو جس سے پرکرتی (مادہ) حادث ثابت ہوتا ہے نہ کہ قدیم اور ازلی

دلیل پنجم۔ وزن کی تعریف یہ ہے۔ کہ کسی شے کے حجم کے مطابق جو کشش زمین کا اثر ہے وہی اس شے کا وزن کہلاتا ہے

لیکن یہ تعریف بھی تب تک نامکمل و مہمل رہتی ہے جب تک اس کے ساتھ اتنا اور نہ شامل کیا جائے کہ زمین ہر شے کو اس کی ضخامت کے مطابق کھینچتی ہے۔"

ورنہ ایک ہی حجم یا جسامت رکھنے والے روئی کے گالے اور لوہے کے گولے کا وزن برابر ہونا چاہیئے تھا لیکن نہیں ہوتا لیکن اگر اسی روئی کے گالے کو بذریعہ مشین بھینچ کر نہایت ٹھوس بنایا جائے۔ تو اس کا وزن اپنی جسامت کے برابر والے لوہے کے گولے کے برابر ہو سکتا ہے۔ اب اگر اسی اصول کو مد نظر رکھ کر ایک گلاس پانی سے لبالب بھر کر وزن کیا جائے اور فرض کیا جائے کہ وہ گلاس وزن میں ایک سیر ہے تو وہی گلاس پارہ سے لبالب بھرا جائے تو وہ ۱۳ سیر ہو گا۔ اب دیکھنا ہے کہ یہ اتنا فرق اوزان میں کہاں سے اور کیوں آیا ۔

اگر کہا جائے کہ پارہ کے اجزائے لایتجزی زیادہ تھے اور پانی کے کم تو بھی فرق نہ ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ کمی و بیشی تبھی ہو سکتی ہے۔ جبکہ پارہ کے اجزا قدرے صغیر (چھوٹے) اور پانی کے اجزا قدرے بڑے ہوتے۔ کہ جتنے چھوٹے اجزا ار تعداد میں زیادہ ہوتے اتنے ہی پانی کے موٹے اجزا کے وزن میں بھاری بھی ہوتے۔ دوم اگر کہا جائے کہ پانی کے اجزا کے درمیان جگہ خالی ہے۔ اور پارہ کے اجزا زیادہ تر نزدیک ہونے کی وجہ سے تعداد میں اور اسی لئے وزن میں زیادہ ہیں تو بھی یہ کہنا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ اگر پانی کے اجزا کے مابین خالی جگہ ہوتی تو بہت دباؤ سے پانی کو کم جگہ میں بھینچ جانا چاہیئے۔ لیکن آزمائشی نلی میں لبالب پانی بھر کر ڈاٹ دبانے سے دیکھا جاتا ہے کہ پانی ذرا بھی نہیں بھینچتا۔ اور جب تک پانی ادھر ادھر سے نہ بہے۔ ڈاٹ سو ہاتھیوں کا زور لگانے پر بھی نہیں بھینچتی۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک ہی گلاس میں پانی اور پارہ کی ضخامت (density) حجم مساوی ہونے پر بھی اوزان میں بین فرق ہے جو پرمانوؤں کی مختلف صنعت (بناوٹ) پر دال ہے۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ خدا نے مادہ یا پرمانوؤں کو پیدا کیا ہے۔ اور چونکہ ہر ایک پیدا شدہ شے فانی ہوا کرتی ہے۔ لہذا مادہ یا پرمانو بھی حادث اور فانی ہیں ۔

دلیل ششم سانکھ درشن ادھیائے اول سوتر ۶۱ میں

सत्त्व रजस्तमसां साम्यावस्था प्रकृति

مادہ کی تعریف یہ کی گئی ہے کہ مادہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"استو (لطافت و پاکیزگی) رج (حالت متوسط) تم (کثافت) یا غیر ذی شعوری یہ تین گنوں (اوصاف) کا جو ایک جامع جوڑ ہوتا ہے اُسے پرکرتی کہتے ہیں (دیکھو ستیارتھ پرکاش ص ۲۳۳) اب چونکہ سب ویدوں اپنشدوں و شاستروں وغیرہ میں ستو رج۔ تم۔ ان تینوں کو عرض یعنی صفات مانا گیا ہے نہ کہ جوہر یعنی مادہ۔ اور چونکہ یہی صفات غیر مادی اور غیر مجسم ہوا کرتے ہیں۔ اسلئے غیر مادی و غیر مجسم اوصاف کے اشتراک سے مادی و مجسم پرکرتی (مادہ) بخیال آریہ سماج بھی نہیں بننا چاہیئے۔ کیونکہ انکے خیال میں غیر مادی علت سے مادی معلول نہیں ہوسکتا۔ ورنہ نیستی سے ہستی از خود ثابت ہو جاتی ہے لیکن منتر مذکور میں غیر مادی ستو۔ رج۔ تم صفات سے مادی اور مجسم پرکرتی کی پیدائش مذکور ہے اسلئے بھی نیستی سے ہستی ظاہر ہے +

نقلی ثبوت۔ ویدوں اور اپنشدوں میں محض ایک ایشور کے واحد لاشریک کو ہی ازلی و ابدی اور اسی لئے نیتہ (قدیم) مانا گیا ہے۔ مادہ و ارواح کی پیدائش [illegible] کو فانی بتلایا گیا ہے۔ اور مہرشی سوامی دیانند سرسوتی جی مہاراج نے بھی [illegible] حوالہ سلسلہ سے [illegible] کیا جائیگا +

(۱) رگوید [illegible]

नासदासीन्नो सदासीत्तदानीं। नासीद्रजो नो व्योमा परो यत् ॥ ऋग्वेद

ارتھ۔ از مہرشی دیانند جی مترجمہ [illegible] بھاشیہ بھومکا ص ۱۳۶ "جبکہ یہ کائنات پیدا نہیں ہوئی تھی تب ایک [illegible] (اور دوسری کائنات کی علت یعنی دنیا بنانے کا مصالحہ) [illegible] تھا۔ [illegible] آکاش یعنی جو آنکھوں سے دیکھنے میں آتا ہے [illegible] اسوقت اسکا استعمال نہیں تھا اسوقت [illegible] ستو گن رجو گن اور تمو گن ملا کے جو [illegible] (پرکرتی) کہلاتا ہے وہ بھی نہیں تھا اسوقت [illegible] بھی نہیں تھے"

نوٹ: اس وید منتر میں نہایت صاف اور صریح طور پر مادہ یا پرکرتی کو غیر ازلی اور اسی لئے حادث کہا ہے اور مہرشی دیانند جی نے بھی آغاز کائنات سے پیشتر مادہ و اجزا [illegible] کی ہستی کا انکار کیا ہے۔ اگر کوئی یہ کہنے کی جرأت

کرے کہ معنی کرنے میں مہرشی دیانند نے تو مادہ دوسری کائنات کی علت یعنی دنیا بنانے کا مصالحہ بھی تو لکھا ہے۔ پھر کیسے کہتے ہو کہ محض اکیلا ایک خدا کی ہی ہستی کو مان کر مادہ و ارواح کی ہستی کا انکار ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو یہ الفاظ کہ "اور دوسری کائنات کی علت یعنی دنیا بنانے کا مصالحہ" وید منتر کے کسی لفظ یا جملہ کا ترجمہ نہیں ہو سکتا۔ دوم۔ یہ الفاظ مہرشی دیانند کے سنسکرت بھاشیہ پر صفحہ ۱۱۶ پر معدوم ہونے سے ثابت ہے کہ ہندی میں ترجمہ کرنیوالے پنڈتوں کی زبردستی ہے۔ ورنہ وید منتر میں انکی بو تک بھی نہیں۔ سوم۔ اگر معترض سے پوچھا جاوے کہ بھائی بھلا بتلاؤ تو سہی کہ وہ دنیا بنانے کا مصالحہ کیا شے تھی تو انکو صرف یہ کہنا ہوگا کہ وہ "مصالحہ" پرکرتی یا پرمانو تھے لیکن وید منتر نہایت واضح طور سے پرکرتی اور پرمانوؤں کی نیستی کا مدعی ہے۔ جیسا کہ مہرشی دیانند جی نے بھی مانا ہے کہ "اسوقت میں ست یعنی ستو گن رجو گن اور تمو گن ملا کے جو پردھان (مادہ) کہلاتا ہے وہ بھی نہیں تھا (دیکھو ترجمہ ویسانکھ شاستر ۱۰۱ مندرجہ دلیل ششم) اسوقت پرمانو بھی نہیں تھے"۔ (۲) اسی وید منتر کا ارتھ مہرشی دیانند نے بمقام پونا اپنے آٹھویں لیکچر میں یُوں کیا ہے۔ دیکھیئے پونا لیکچر ایڈیشن منجری لیکچر آٹھواں صفحہ ۱۲۷ ہندی ایڈیشن تیسرا۔

"مول (آغاز) میں پرکرتی بھی نہیں تھی اور نہ معلول ہی تھا پیدائش۔ قیام اور فنا کو معلوب کہتے ہیں ست یعنی پرکرتی کا بیان سانکھ شاستر میں لکھا ہے اُس شاستر میں ستو رج تمو گن کی جو حالت متوسط ہے وہی پرکرتی ہے ایسا مانا ہے" اس لیکچر میں بھی خلقت کائنات سے پیشتر بحوالہ رگوید منتر مہرشی دیانند نے مادہ یا پرکرتی یا پرمانوؤں کی نیستی مانی تھی۔

(۳) تیتری اپنشد۔ برہمانند ولی۔ انو واک ۷

असद्वा इदमग्र आसीत्। ततो वै सदजायत। तदात्मानं स्वयमकुरुत। तस्मात्तत्सुकृतमुच्यत इति

ارتھ۔ پیشتر از خلقت ہستی تھی یقیناً نیستی سے ہی ہستی ہوئی اس پرماتما نے جو ہستی کی شکل کو خود بنایا اسی لئے اس کا نام سکرت کہا جاتا ہے۔ اس منتر کا ارتھ کرتے ہوئے پنڈت آریہ منی جی نے بھی اپنی تفسیر آریہ بھاشیہ حصہ اول صفحہ ۳۲ پر پرکرتی اور جیو کی پیدائش [illegible] جیسا کہ وہ لکھتے ہیں کہ

"اس (برہما) سے تمام کائنات یعنی پرکرتی اور جیو کو انہوں نے خود بنایا"۔
(۴) پرشن اپنشد۔ پہلا پرشن منتر ۴۔

तस्मै स होवाच प्रजाकामो वै प्रजापतिः स तपोऽतप्यत स तपस्तप्त्वा स मिथुनमुत्पादयते। रयिं च प्राणं चेत्येतौ मे बहुधा प्रजाः करिष्यत इति ॥४॥

ارتھ از پنڈت آریہ منی اپنشد آریہ بھاشیہ صفحہ ۱۲ و ۱۳ ۔ "اس (رشی) نے اس سے کہا کہ وہ پہلا دوش ہوئے کہ یقینی طور پر خلقت کی خواہش والا پرماتما ہے اس پرجاپتی پرماتما نے تپ (غور) کیا اس نے تپ کو تپ کر رئی اور پران ہی جوڑے کو پیدا کیا کہ یہ دونو میری گوناگوں مخلوق پیدا کرینگے۔ مطلب یہ ہے کہ پرماتما نے خلقت کائنات کیوقت رئی یعنی پرکرتی (مادہ) اور جیو آتما (ارواح) کو پیدا کیا جس سے یہ سارا برہمانڈ کی پیدائش ہوتی ہے۔ پھر صفحہ ۱۳ پر آریہ منی جی لکھتے ہیں کہ "مطلب یہ ہے کہ رئی کے معنے پرکرتی (مادہ) اور پران کے معنے روح کے ہیں"

(۵)
सदेव सोम्येदमग्र आसीदेकमेवाद्वितीयम्। तद्धैक आहुरसदेवेदमग्र आसीदेकमेवाद्वितीयं तस्मादसतः सज्जायेत ॥

یعنی اے پیارے بیٹے شویت کیتو اس خلقت کائنات سے پیشتر واحد لاشریک مجنس غیر جنس وغیرہ ہر طرح کی شرکت سے پاک محض ایک پرماتما تھا جس کو کئی رشی لوگ است نام سے بھی پکارتے ہیں اسلئے اے پیارے بیٹے نفی سے مثبت یا نیستی سے ہستی ہوئی ایسا ماننا چاہیئے۔

(۶) برہد آرنیک اپنشد۔ پہلا ادھیائے۔ دوسرا برہمن منتر ۱۔

नैवेह किंचनाग्र आसीन्मृत्युनैवेदमावृतमासीत्। अशनाययाशनाया हि मृत्युस्तन्मनोऽकुरुतात्मन्वी स्यामिति।

خلاصہ مطلب۔ خلقت کائنات سے پیشتر یہ سب کچھ جو کہ دکھلائی پڑتا ہے کچھ نہیں تھا نہ کھانیوالی موت اور نہ کھایا جانیوالا جیو ہی تھا بدیں خیال کہ میں روح کا مالک خالق کہلاؤں۔ پرماتما نے روح کو خود پیدا کیا۔

(۷) مہرشی دیانند سرسوتی جی مہاراج نے بھی مادہ کی پیدائش مانی ہے۔ حوالہ کیلئے دیکھو ایڈیشن منجری ہندی تیسرا ایڈیشن صفحہ ۱۳۰ "آکاش ایشور نے پیدا کیا ... ابتدائی حالت مادی کی جو ابتدائی حالت ہے اسی کو آکاش کہنا چاہیئے"

باقی ثبوت نقلی بخوف طوالت آیندہ کے لئے چھوڑ دیئے گئے ہیں۔

[illegible]

578
Digitized by Khilafat Library Rabwah

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول نمبر ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول ظفروال

مقام نارووال

کبیرا ولد دتا قوم جٹ ساکن بدوملی تحصیل ظفروال مدعی

بنام

فقیرا و علی محمد پسران کرمداد قوم جٹ ساکنان بھوڈی چھپیاں تحصیل ظفروال مدعا علیہ

دعوے سالبیعہ ۵ /روپیہ بروئے تمسک

بنام فقیرا و علی محمد پسران کرمداد قوم جٹ ساکنان بھوڈی چھپیاں تحصیل ظفروال مدعا علیہم

مقدمہ بالا میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ تم دانستہ تعمیل سے گریز کرتے ہو۔ اسلئے تمہارے نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ تم ۹ جولائی ۲۲ء کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرو ورنہ تمہارے خلاف کاروائی یکطرفہ کیجاویگی۔ آج بتاریخ ۱۰ ماہ جون ۱۹۲۲ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط افسر عدالت (مہر عدالت)

تحفہ شہزادہ ویلز اردو

پہلا ایڈیشن مدت ہوئی ختم ہو گیا۔ مگر اس کی مانگ بدستور جاری ہے۔ اس لیئے دوسرا ایڈیشن بھی عنقریب شائع ہوگا۔ جن دوستوں نے ابھی اس بیش بہا کتاب کو نہیں منگوایا۔ وہ اپنے آرڈر جلد دفتر بک ڈپو میں بھیجدیں ورنہ طبع ثالث کا انتظار کرنا پڑیگا۔

منیجر۔ بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

مسئلہ خلافت کا حل

صرف ۵/

اگر آپ قرآن کریم کی رو سے مسئلہ خلافت کا حل دیکھنا چاہتے ہیں تو سورۂ نور کی تفسیر

فرمودہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

آپ بھی پڑھیں۔ اور دوسرے مسلمانوں کو بھی پڑھائیں۔ قیمت ۴/

پتہ:۔ دفتر الفضل قادیان (گورداسپور)

اہلِ علم و ذوق کے لئے تحفہ

قصیدہ اعجاز احمدی جسکو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زبان عربی میں پانچ دن کے اندر تحریر کیا تھا۔ اور جس کی نظیر لانے کے لئے عام مخالفین کو چیلنج دیکر دس ہزار روپیہ کا انعام مقرر کیا تھا۔ اور وہ اب تک اس کی نظیر لانے سے عاجز ہیں۔ باترجمہ و تشریح تیار ہو کر طبع ہو چکا ہے۔ اس میں مخالفین کے ان اعتراضوں کے جوابات کو بھی جو وہ کرتے تھے اوران کے قواعد زبان کے حوالے سے واضح کیا گیا ہے۔ یہ کتاب ۲۷۲ صفحے میں ہے۔ اور کاغذ اور چھپوائی اور تقطیع سب عمدہ و خوبصورت ہیں۔ اور

قیمت صرف

دو روپیہ ہے۔

ملنے کا پتہ

بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

ایک لاجواب تصنیف

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے ایک رسالہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک میں دفن ہونے اور سری نگر والی قبر مسیح ناصری کی تردید میں "الخبر الصحیح عن قبر المسیح" لکھ کر بڑا ناز کیا تھا۔ اس کا ناقابل تردید جواب مولوی غلام رسول صاحب صوفی آف راجیکی نے ایسا ارقام فرمایا ہے۔ کہ اس کو پڑھ کر سیالکوٹی کو اپنی ساری حقیقت معلوم ہو جائیگی۔ ایڈیٹر فاروق نے اعلیٰ کاغذ پر طبع کیا ہے۔ ۲/ کے ٹکٹ بھیجکر دفتر فاروق سے طلب کریں۔ رسالہ کا نام

التنقید ہے۔

منیجر فاروق بک ایجنسی۔ قادیان

عرق خضاب نمونہ شباب

پندرہ سالہ مشہور معروف ہر دلعزیز خضاب ایسا مفید اور ارزاں صرف ایک شیشی کا نفیس خوشبودار وبیضرر عرق جو بالوں کو مثل قدرتی کے پختہ خوشنما سیاہ کرتا ہے۔ ولایت اور ہندوستان میں ابھی تک ایجاد نہیں ہوا۔ باندھنے کی دقت نہیں۔ اشتہار ہذا کو معمولی خیال نہ فرمادیں۔ ہم بفضلہ دروغگوئی کو لعنت اور دھوکا بازی کو مذہبی اور اخلاقی جرم سمجھتے ہیں۔ بجائے اس بے نظیر عرق خضاب نمونہ شباب کے کوئی دوسرا عرق خضاب خرید کر تکلیف و نقصان نہ اٹھائیں۔ قیمت فی شیشی یک اونس عہ برش ۹ر علاوہ محصول وغیرہ زیادہ کے خریداروں سے خاص رعایت۔

احمدی ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔

پتہ

منیجر کارخانہ عرق خضاب نمونہ شباب قادیان

انجینئرنگ سکول لدھیانہ کے پشاور میں

بوجوہات چند در چند جنوری ۱۹۲۲ء سے یہ سکول باجازت چیف کمشنر صاحب بہادر صوبہ سرحدی۔ لدھیانہ سے پشاور میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر نے سکول کے لئے سابقہ کوتوالی بلڈنگ کا کل بالائی حصہ منظور فرمایا۔ اور جناب ڈائرکٹر صاحب بہادر سررشتہ تعلیم نے پشاور میں اس سکول کے مفید ثابت ہونے پر لوکل گورنمنٹ کی سرپرستی کا وعدہ فرمایا۔ اور اپریل ۱۹۲۲ء سے کسی پٹھان طالب علم کیلئے وظیفہ بھی منظور فرمایا۔ سکول کی حیرت انگیز ترقی کا اندازہ ملازم شدہ طلباء کی فہرست سے اور انجینیر صاحبان کے معائنہ جات سے ہو سکتا ہے۔ پرنسپل مسٹر محمد سکندر خاں صاحب سول انجینیر ہیں۔ جو بیس سال تک انجینیرنگ کالج حیدرآباد دکن میں پرنسپل رہ چکے ہیں۔ انٹرنس تک کی تعلیم کے طلباء اوورسیر کلاس میں اور مڈل تک کی تعلیم کے طلباء سب اوورسیر کلاس میں داخل ہو سکتے ہیں۔ مفصل قواعد معہ نقول سرٹیفکیٹ کے لئے ایک آنہ کا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

منیجر انجینیرنگ سکول پشاور۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عینک سے نجات پانے کا آلہ

اصل ممیرے کا سرمہ اور ممیرا مصدقہ مسیح موعود اور حکیم الامۃ خلیفہ اول یہ سرمہ امراض آنکھوں کے لئے بہت مفید ہے۔ اور مجرب ہے۔ اور یہ سرمہ ککروں کے بے اور نظر بڑھانے کے لئے اجند ہلی مونیا بند ... سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو۔ نظر کمزور ہو ان کے لئے بہت مفید ہے اور اگر ایک ہفتہ استعمال کرکے کسی شخص کو فائدہ ثابت نہ ہو تو بیشک واپس کر د قیمت سرمہ فی تولہ عا قسم اول اور ممیرا قسم اول فی تولہ ۵ر

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے بمقوی جمیع اعضا نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر و جذام و استسقا و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و تشنج و خیت و فساد بلغم قاتل کرم شکم و مفتت سنگ گردہ و مثانہ سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ سے استعمال کریں۔ قیمت قسم اول عہ تولہ۔ قسم دوم ۸ر فی تولہ۔

المشتہر

احمد نور کابلی سوداگر قادیان پنجاب

نہایت ضروری کتاب

ماسٹر عبدالرحیم صاحب بی۔ اے نے جو کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام تین حصوں میں لکھی۔ ہزاروں کی تعداد میں شائع ہوئی۔ اتنی مقبول عام کتاب اب کم شائع ہوئی ہے غیر احمدیوں کے جو اعتراضوں کو بطور سوال و جواب نمبروار توڑا گیا ہے۔ غیر احمدی رشتہ داروں میں تبلیغ کا کام دیتی ہے بعض اصحاب نے صدہا بغرض تبلیغ خریدیں۔ اب بہت تھوڑی باقی رہ گئی ہیں۔ قیمت حصہ اول ۵ر حصہ دوم ۵ر حصہ سوم ۵ر

خلافت امت

یہ تازہ رسالہ ضرورت خلیفہ اور امام کی صداقت پر بطور سوال و جواب ننھے بچوں کے لئے سلیس سوال و جواب پر مشتمل ہے۔ قیمت صرف ۱ر بقول حضرت سید محمد سرور شاہ صاحب اس رسالہ نے احمدی قوم کی بہت بڑی ضرورت کو پورا کر دیا۔ غیر احمدیوں اور پیغامیوں کے لئے بھی از حد مفید ہے۔

پیغامیوں کا

اس رسالہ میں بطور سوال و جواب نرغہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے اور ان کے رفقاء کے خیالات کا زبردست رد ہے قیمت عہ

سکولوں اور کالجوں کے طلبا

اس رسالہ میں بالغ طالب علموں اور والدین کیلئے ایسی ہدایات دی ہیں جن کے نہ معلوم ہونے سے ہزاروں کالجوں اور سکولوں کے طلبا اپنی صحت طاقت کو برباد کرتے ہیں۔ اور والدین کو عمر بھر کے لئے رلاتے ہیں۔ ضرور والدین اور نوجوان طلبا خریدیں۔ قیمت ۵ر

انگریزی ترجمہ حصہ اول

یہ رسالہ بیس ہزار کے قریب شائع ہو چکا اس سے مڈل اور ہائی کے طلباء نے بہت ہی فائدہ اٹھایا اس سے خود بخود طالب علم صحیح انگریزی بول اور چٹھی لکھ سکتا ہے۔ قیمت حصہ اول ۵ر دوم ۷ر

ملنے کا پتہ

نذیر احمد خاں، دارالفضل قادیان

قادیان میں اراضی خرید کا ایک بہت عمدہ موقعہ

میرے پاس قادیان میں ایک بہت عمدہ موقعہ کی اراضی قابل فروخت موجود ہے۔ جو راستہ موضع بھینی پر باؤوں کے باغ سے جانب مشرق واقع ہے مسجد مبارک سے قریباً اتنے ہی فاصلہ پر واقع ہے۔ جتنے پر ایڈیٹر صاحب فاروق کا مکان ہے۔ زمین اونچی جگہ واقع ہے۔ بھرتی وغیرہ کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔ اور پیداوار کے لحاظ سے بہت اچھی ہے۔ اور باغ وغیرہ لگانے کے لئے بھی نہایت موزوں ہے۔ رقبہ بارہ چودہ کنال کے قریب ہے۔ قیمت فی کنال ڈیڑھ سو روپیہ وصول کی جائیگی۔

المشتہر

چوہدری فتح محمد سیال۔ قادیان

آپ کو معلوم ہے

کہ امرتسر تمام پنجاب کی بھاری تجارت کی منڈی ہے ہر ایک قسم کا مال مثلی بیوپاری بزازی۔ لوہار۔ لکڑی۔ چمڑا۔ سٹال۔ ... اور جس جس قسم کا چاہیں ہماری معرفت منگائیں سامان اعلیٰ عمدہ اور بکفایت روانہ ہوگا نرخ دینے چاہئیں نصف روپیہ پیشگی اور نصف کا وی پی یا بذریعہ بنک سامان اور پیشگی روانہ کرنے والوں کو ایک فیصدی کمیشن دیا جائیگا۔ احمدی برادرس امرتسر

زمینداروں کو مژدہ

قادیان کی زمینوں کے متصل بھینی بانگر ایک گاؤں جو تمام احمدیوں کا گاؤں ہے۔ وہاں ایک غریب احمدی سود خوار ہندوؤں کے قرضہ میں دبا ہوا ہے۔ اس قرضہ کو ادا کرنے کیلئے سات گھماؤں زمین بیچتا ہے۔ نرخ ۳۵۰ روپے فی گھماؤں زراعت کے شوقین لوگوں کیلئے اچھا موقعہ ہے۔ زمین بہت اعلیٰ ہے۔ درخواستیں بنام چوہدری فتح محمد سیال (قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی خبریں

ہندوستانی بالشویک ایجنٹوں کو سزا

سشن کورٹ پشاور میں ایک اہم مقدمہ کا فیصلہ ہوا ہے جس میں دو ہندوستانی سازش کنندگان کو سزا دی گئی ہے۔ ایک تو اسلامیہ کالج پشاور کا محمد اکبر نامی طالب علم ہے۔ جو ۱۹۲۰ء میں ہجرت کر کے گیا تھا۔ اور اب اپنے ہمراہ بہادر نامی ایک اور شخص کو نوکر بنا کر ساتھ لے آیا۔ یہ ملازم شخص ایک سال پہلے برطانی افواج متعینہ شمالی ایران سے فرار ہو گیا تھا۔ یہ لوگ اگست ۱۹۲۱ء میں لاہور آ گئے۔ اور لاہور سے واپس جاتے ہوئے گرفتار کر لئے گئے۔ ان دونوں کو بالشویکوں کے انقلاب انگیز مقاصد کی تعمیل کی غرض سے مجرمانہ سازش کا ممبر ہونے کا مجرم قرار دیکر سزا دی گئی۔

مسٹر شعیب کی گرفتاری

لکھنو۔ ۱۲ ارجون۔ مسٹر شعیب قریشی سابق ایڈیٹر ینگ انڈیا آج صبح یہاں گرفتار کر لئے گئے۔

مسٹر ظفر علی خاں لاہور جیل میں

مسٹر ظفر علی خاں آجکل لاہور جیل میں ہیں۔ انہیں نابالغ قیدیوں کے جیل میں ٹھہرایا گیا ہے۔

سرحدی کمیشن میں آنریبل میاں فضل حسین کی شہادت

شملہ۔ ۱۲ ارجون۔ آنریبل میاں فضل حسین وزیر تعلیم پنجاب نے سرحدی کمیٹی کے سامنے الحاق کی تائید کی اور کہا اگر اس سے پنجاب کے لیجسلیٹو کونسل میں مسلمانوں کا غلبہ حاصل ہو سکے۔ اور وہ ایسی پالیسی کو عمل میں لاسکیں جسکو تمام صوبوں کے بہترین مفاد کے لئے وہ ضروری خیال کر سکیں۔ انھیں نے کہا کہ زیادہ سرحدی صوبہ میں تعلیم کی نشرواشاعت کا پائدار نتیجہ ہوگا۔ انہوں نے ماورائے سرحد کے رقبہ سے سرحدی اضلاع کو جدا کرنے کی مخالفت کی اور اصلاحی اسکیم میں ایسی ترمیم کئے جانے کا مشورہ دیا۔ جو سرحدی حالات کے مطابق ہوں۔

فسادموپلہ کے اسباب کی تحقیقاتی کمیٹی

بمبئی۔ ۱۲ ارجون۔ کانگرس کمیٹی کانگریس نے اپنے اجلاس منعقدہ لکھنو میں جو تجاویز پاس کی ہیں۔ انہیں سے ایک تجویز فساد موپلہ کے اسباب اور دیگر امور متعلقہ کی تحقیقات کے متعلق بھی پاس کی ہے۔

کوئلہ کی کان میں آگ

کلکتہ۔ ۱۳ ارجون۔ ضلع اسنبول کی کوئلہ کی کان میں آگ لگ گئی ہے۔ اندیشہ ہے کہ اس سے تمام کان تباہ ہو جائیگی۔ کیونکہ کان کا تمام رقبہ نذر آتش ہو رہا ہے۔ اور اس کے شعلے پچاس فٹ تک بلند ہو رہے ہیں۔ ہندوستان میں اس قسم کی آگ کی نظیر نہیں۔

کوہ ہمالیہ کی سب سے اونچی چوٹی پر چڑھنے کی کوشش

کلکتہ۔ ۱۴ ارجون۔ جنرل بروس پیغام بھیجتے ہیں فری جونک ۱۴ ارجون کپتان فنچ اور کپتان بروس ایک گورکھا کے ساتھ ایورسٹ کی چوٹی پر دو شب تک رہے۔ یہ لوگ ستائیس ہزار دو سو فٹ کی بلندی تک پہنچ گئے تھے اس دوران میں آکسیجن کا استعمال کرتے رہے۔

مسٹر شعیب کی سزایابی

احمد آباد۔ ۱۵ ارجون۔ مسٹر شعیب قریشی سابق اڈیٹر ینگ انڈیا۔ دی جے ویسائی پبلشر۔ بہنسالی پرنٹر اور سوامی انند انند کیمپر پریس کا آج مقدمہ پیش ہوا آج ہی ختم ہوا۔ مجسٹریٹ نے چاروں ملزمان کو مجرم قرار دیا اور ہر ایک جرم میں ایک ایک سال قید سخت اور پانچ پانچ سو روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔

آئرلینڈ جانیوالے گوروں کی رخصت بند

شملہ۔ ۱۴ ارجون۔ افواج ہند کے متعلق خاص حکم جاری ہوا ہے۔ کہ تا اطلاع ثانی کسی فوجی کو آئرلینڈ جانے کی رخصت نہیں دی جائیگی۔

انڈین ٹیریٹوریل فورس کی دوسری پلٹن

مدراس۔ ۱۴ ارجون۔ احاطہ مدراس میں انڈین ٹیریٹوریل فورس کی جو دوسری پلٹن بننے والی تھی ترچناپلی میں فرسٹ ٹیریٹوریل پلٹن ۲۳ ۷ کرناٹک انفنٹری کے نام سے اس نے تعلیم شروع کر دی ہے۔

مرکزی خلافت کمیٹی کا جلسہ لکھنو

دہلی۔ ۱۳ ارجون۔ ۷۔ ۸۔ ۹ ارجون کو زیر صدارت حکیم اجمل خاں صاحب مقام لکھنو مرکزی خلافت کمیٹی کا جلسہ منعقد ہوا۔ اس میں جو اہم قرار دادیں منظور ہوئیں۔ ان میں ایک یہ بھی ہے کہ ایک نیابتی کمیٹی بنائی جائے جو رپورٹ کریگی۔ کہ موجودہ پروگرام اور عدم تشدد کے اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے کس حد تک حفاظت نفس کی اجازت دی جا سکتی ہے۔

دو لاکھ پانچہزار روپیہ کا دھوکا

لکھنو۔ ۱۴ ارجون۔ آج مسٹر اے آر ولیس ڈپٹی کمشنر نے مسٹر ایچ ڈبلیو داکر کے مقدمہ کو سشن سپرد کر دیا جس پر بنک آف اودھ کو دو لاکھ پانچہزار روپیہ دھوکا دینے کا الزام لگایا گیا ہے۔

جیل کا تار کا جنگلا ہٹا دیا گیا

۱۲ ارجون کو لاہور میونسپل کمیٹی کے اجلاس میں سوال کیا گیا۔ کہ جیل کی طرف سے میونسپل اراضی پر تار کا جو جنگلہ لگایا گیا ہے۔ اس کے متعلق کمیٹی نے کیا کارروائی کی ہے۔ جواب میں بتایا گیا کہ اس کے متعلق کمیٹی نے پولیس کو اس بارہ میں اطلاع دی تھی جس نے کمیٹی کا نوٹس جاری کرنے سے پیشتر ہی جنگلہ ہٹا دیا۔

پنڈت موتی لال نہرو کے ارادے

الہ آباد۔ ۱۵ ارجون۔ پنڈت موتی لال نہرو نے ایک جلسہ عام میں تسلیم کیا ہے۔ کہ تحریک ترک موالات میں اگرچہ بے ضابطگیاں اور نظام کا فقدان بہت ہے۔ مگر تارکان موالات نے اپنی اصولی سرگرمیوں کو ہاتھ سے نہیں دیا۔ پنڈت جی نے کہا کہ اگر غیر ملکی کپڑے کی فروخت جاری رہی تو وہ بلا تامل اور بلا لحاظ اس امر کے کہ اسکا کیا نتیجہ ہوگا۔ پرامن پکٹنگ کی تبلیغ شروع کر دینگے۔

پنڈت موتی لال نہرو کا لائسنس اسلحہ ضبط

الہ آباد۔ ۱۵ ارجون۔ پنڈت موتی لال نہرو کے نام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا خط پہنچا ہے۔ کہ ان کے پاس جس قدر اسلحہ ہیں دو ہفتہ کے اندر سرکار میں داخل کر دیں کیونکہ تحریک ترک موالات کے ساتھ ان کا تعلق ہونے کی وجہ سے ان کے لائسنس ضبط کر لئے گئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر ممالک کی خبریں

شیخ سنوسی کی جنگی تیاریاں

لندن ۔ ۹ رجون ۔ قسطنطنیہ کی اطلاعات مظہر ہیں ۔ کہ سابق شیخ سنوسی جو تقریباً ایک سال سے دیار بکر میں تھے اب کرد اور عرب رضاکاروں کی فوج فراہم کر رہے ہیں ۔ جو ترکان احرار کے ہٹ جانے پر محاذ پر یونانیوں سے جنگ کریگی ۔

یقین کیا جاتا ہے کہ شیخ سنوسی امیر فیصل سے عراق کی سلطنت چھین لینے کا تہیہ کر رہے ہیں ۔

سمسون پر گولہ باری کا نتیجہ

قسطنطنیہ ۱۲ رجون ۔ امریکہ کا ایک تباہ کن جہاز جو اس وقت بحیرہ اسود کے بندرگاہ سمسون میں ہے اطلاع دیتا ہے کہ یونانیوں کی تازہ ترین گولہ باری سے نو باشندے مقتول ہوئے ہیں ۔ زراعتی کمپنی کے گودام اور شہر کے ایک حصہ میں آگ لگ گئی ہے ۔ گولہ بارود کا گودام جو ساحل سے تین میل پر ہے محفوظ رہا ۔

جنگ کی ایک بڑی یادگار

لندن ۔ ۱۰ رجون ۔ ایمنس کے باہر جہاں ۱۹۱۸ء میں جرمنوں کی یورش روکی گئی تھی ۔ جنگ کی ایک بڑی اتحادی یادگار قائم کرنے کی تدابیر مکمل ہو گئیں ہیں ۔ ایک کسی قدر خمیدہ دیوار کے وسط میں جو اتحادی سپاہیوں کے مجسموں پر ٹھہری ہوئی ہوگی ۔ ایک مینار نما عمارت بنیگی ۔ جس کے اوپر ایک ایسا گنبد جو ایمنس کے علاقہ سے نظر آئے نصب ہوگا ۔ اندرونی حصہ کے کمرے مختلف اقوام کو جنہوں نے ایمنس کی مدافعت میں شرکت کی تھی دے دئے جائینگے ۔ اور شہری کتابیں رکھی جائینگی ۔ جن میں ہر شخص امریکن آسٹریلین جنوبی افریقہ کے اور ہندوستان کے سپاہیوں کے جو جنگ میں کام آئے نام ہونگے ۔

لینن کی بجائے ٹراٹسکی

ٹائمز کا نامہ نگار برلن سے اطلاع دیتا ہے کہ لینن کی بیماری کی وجہ سے اب ٹراٹسکی نے بولشویکوں کی عنان اپنے ہاتھ میں لی ہے لینن کی حالت بہت نازک بیان کی جاتی ہے ۔

آئرلینڈ میں امیدواران انتخاب کو دھمکیاں

لندن ۔ ۱۴ رجون ۔ امیدواران انتخاب کو طرح طرح کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں ۔ ایک امیدوار نے کہا ہے کہ رات کے وقت مجھ پر ۶ یا ۸ آدمیوں نے حملہ کیا ۔ اس نے دونالی بندوق سے جواب دیا پھر دو مشین گنیں کام میں لائی گئیں ۔ اور پانچ گھنٹے کی لڑائی کے بعد اس امیدوار کو زخمی کر کے اٹھا لے گئے ۔

بولشویک امداد پیروان گاندھی کو

لندن ۔ ۱۳ رجون ۔ مارننگ پوسٹ کا ایک نامہ نگار رقمطراز ہے ۔ کہ موسیو زینوویف صدر جمعیتہ بین الاقوامی سے اشتراکیین روس کی مرکزی جماعت کے اجلاس میں یہ دریافت کیا گیا کہ تبلیغ و اشاعت کے لئے کس طرح رقم خرچ کی جاتی ہے ۔ جواب میں صدر موصوف نے کہا کہ ستر لاکھ طلائی روبل ہندوستان میں صرف کئے گئے ہیں ۔ تا کہ گاندھی کے حامیوں میں انقلاب پسندی کا جذبہ قائم رکھا جائے ۔

بلفاسٹ میں آتشزدگی

لندن ۔ ۱۴ رجون ۔ بلفاسٹ میں آتشزدگی کے واقعات روزانہ ہوتے رہتے ہیں ۔ بڑا نقصان ہوا ہے ۔ کئی مشہور کارخانے نذر آتش کئے گئے ہیں ۔ بعض تو اس دفعہ میں دوسری دفعہ حوالہ آتش کئے گئے ہیں ۔ ایک جگہ کا ذکر ہے کہ تیل کے پیپے اور رنگ اور تیل کے ذخائر میں نل کھول دئے گئے ۔ دو سینما ہال میں تباہ کن آتشزدگی عمل میں آئی ۔ پولیس نے تفتیش و تحقیق کے بعد چھ آتش گیر اور آگ لگا دینے والے بموں کا کھوج نکالا ۔

سیاحت ہند پر شہزادہ ویلز کی تقریر

شملہ ۔ ۱۳ رجون ۔ ہز رائل ہائی نس شہزادہ ویلز ۲۱ ماہ حال کو گلڈ ہال لنڈن میں تقریر کریں گے ۔ جو زیادہ تر سیاحت ہند سے متعلق ہوگی ۔

ہیگ کانفرنس

پیرس ۔ ۱۰ رجون ۔ ایک نیم سرکاری بیان مظہر ہے کہ فرانس کے ماہرین اقتصاد ہیگ کانفرنس کی ابتدائی نشستوں میں شامل ہونگے جن میں روسی شامل نہ ہو سکیں گے ۔ مگر جب روسی شامل ہوں گے ۔ تو وہ اس کی کارروائی میں شریک نہیں ہو سکیں گے ۔ کیونکہ روسیوں نے ابھی تک فرانس کی ان شرائط کو تسلیم نہیں کیا ۔ جو حال کی یادداشت میں فرانس کی طرف سے سامنے پیش کی گئی ہیں ۔

برطانی حکام کو مصر سے معاوضہ دلانے کا سوال

قاہرہ ۔ ۱۱ رجون ۔ مصریوں کو عطائے حکومت خود اختیاری کے ضمن میں لارڈ ایلنبی نے حال میں برطانی حکام کو معاوضہ دینے کے لئے ایک لائحہ عمل ثروت پاشا کی خدمت میں ارسال کیا گیا ہے ۔

ثروت پاشا نے فرمایا ہے ۔ کہ میرے پاس کوئی ایسا پروانہ حکمداری نہیں ہے ۔ جس کے رو سے کئی سال تک ملک میں اہم رقوم کی تقسیم کا حکم دے سکوں ۔ البتہ انفرادی حالات میں کھلے دل سے کام کیا جائیگا ۔ اور جہاں معاوضہ دینا ہوگا ۔ معاوضہ دیا جائیگا ۔ برطانی حکام کی علیحدگی کے لئے کوئی ابتدائی طریق سے نہیں ہوگی ۔ آئندہ مصری پارلیمنٹ ایک عام لائحہ عمل کا فیصلہ کرے گی ۔

آسٹریلیا میں آباد ہندوستانیوں کے حقوق

ملبورن ۔ ۱۱ رجون ۔ آج مسٹر شاستری نے ویلیئے چرچ حاضرین کے روبرو تقریر کی جس کے دوران میں انہوں نے کہا ۔ کہ ہندوستانی اس صورت میں سلطنت برطانیہ کی حدود میں رہنے پر رضامند ہیں ۔ کہ انہیں مساوی حقوق دئے جائیں ۔ اگر حکومت آسٹریلیا کو گوری قوموں سے آباد کرنا منظور ہوتا تو مضائقہ نہ تھا ۔ مگر یہاں تو یہ حال ہے ۔ کہ کینیڈا اور جنوبی افریقہ کو بھی گوری قوموں سے آباد کرنے کی فکر ہے ۔ سب لوگوں کو اپنی ملکی سیاست کی کوشش کرنی چاہئے مگر ملک معظم کی رعایا میں یکجہتی پیدا ہو ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ آسٹریلیا والے ہندوستانیوں سے اپنی پابندیاں ہٹا لیں ۔ لیکن جو ہندوستانی پہلے سے آسٹریلیا میں موجود ہیں ۔ ان کو تو مساوی حقوق ملنے چاہئیں ۔